استعمال کرتے۔ تو اتنا نذکیر صرف نہ ہوتا اور بات بھی چند صفحات میں بیان کی جا سکتی۔ کتاب غیر ضروری اشعار و اقتباسات سے پُر ہے، جن کا اصل موضوع سے بہت کم تعلق ہے۔ اندازِ تحریر بھی مرتب کے خلوص نیت کے باوجود کھٹکتا ہے۔

بہرحال کتاب چونکہ تبلیغی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں خلوص کے ساتھ مناظرے کا رنگ نمایاں ہے، اس لئے یہ کم علم طبقے کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ (انوار صولت)

مولانا غلام محمد ترنم :۔ مصنف حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ناشر انجمن تبلیغ الاحناف لاہور طبع اول، قیمت ایک روپیہ، صفحات ۸۰، سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ۔ طباعت آفسٹ۔ ملنے کا پتہ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور۔

مولانا غلام محمد ترنم انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر اور لاہور کے روح و رواں، ایک جید عالم باکمال مفکر، شعلہ نوا خطیب، ایک اعلیٰ طبیب، عظیم مبلغ اسلام اور عاشق رسول تھے۔ مرنجان مرنج تھے۔ تمام عمر درویشی میں گزار دی۔ ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو آپ نے اس کے حق میں ہزاروں تقریریں کیں۔ مولانا ظفر علی خان نے ان کی خدمات کا یوں اعتراف کیا تھا

ترنم چاند ہے اس شہر میں علم اور حکمت کا + درخشاں اس کے ہالے ہیں مسلمانانِ امرتسر

کتاب زیر تبصرہ مولانا غلام محمد ترنم کی مختصر سوانح حیات ہے، جس میں توصیف ہی توصیف ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ مولانا کی خدماتِ ملّی پر سیر حاصل بحث کی جاتی۔ تقسیم کے ماقبل اور مابعد کے اخبارات و جرائد میں ان کے ولولہ انگیز خطبات، ان کی نعتیہ نظمیں اور ان کے سیاسی کردار کے بارے میں بہت کچھ مواد مل سکتا تھا۔ اس کے لئے کوئی خاص کاوش نہیں کی گئی۔

مولانا ترنم نے دستور کے متعلق جو مقالہ صدر جمعیۃ العلماء پاکستان پنجاب کی حیثیت سے جمعیت کی سالانہ کانفرنس منعقدہ دسمبر ۱۹۵۰ء میں پیش کیا تھا، ضروری تھا کہ اس کو اور نمایاں کیا جاتا۔ اس لئے کہ آج اس طرز فکر کو اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

" برادرانِ ملّت! پاکستان ہمارا وطن ہے۔ اس مملکت میں اکثریت فرزندانِ توحید کی ہے